جلد۴ | بمبئی ۱۰ دوشنبہ ۱۰ جمادی الثانی ۱۳۱۷ہجری مطابق ۱۶ اکتوبر ۱۸۹۹ عیسوی | نمبر ۴۲

مقدمۃ الجیش

یہہ تو غضب کیا

ٹرانسوال کی حدود مین جو انگریزی رعایا مقیم تہی وہ بیچاری ناگہانی بلا مین پہنسگئی۔ اگرچہ پچہلے ہفتہ گورنمنٹ ٹرانسوال نے نوٹس دیدیا تہا کہ انگریزی رعایا جلتی پہرتی نظر آوے۔ یہان اب دسکا کچہہ کام نہین بہت سے دور اندیش تو اسیوقت فرو ہوگئے۔ مگر بعض کوتہ اندیش اسی خیال مین رہے کہ گورنمنٹ صلح کی بات چیت کررہی ہے غالباً بلکہ یقیناً میل جول ہوجائیگا لیکن نتیجہ سے ایسی کوئی صورت ہی نہ نکلی۔ ٹرانسوال کے دماغ ساتوین آسمان پر چڑہگئے۔ فوجین بیتاب ہوکے حملہ شروع کردئے ٹرانسوال نے پہر ایک ۴۸ گہنٹے کا نوٹس دیکر انگریزی رعایا کو حکم دیا کہ اپنی جان بچانی ہو وہ فوراً نکل جائے ورنہ شہر بدر کی ...

سوچ بچار کیسا

ہماری گورنمنٹ عالیہ کی مصلحت بینی بہی عجب گذرگئی ٹرانسوال نے اودہم مچارکہی ہے اور یہہ ابہی پریسیڈنٹ کروگر کے گستاخانہ جواب پر افسوس ہی ظاہر کررہی ہے اگر ایسا ہی اسکو افسوس کرنا تہا تو اپنے گہر مین ہی بیٹہے بیٹہے ہاتہہ ملا کر تیاپانی پی پی کر کوسا کرتی۔ ٹرانسوال کی فوج نے لوٹ مچا دی اور گورنمنٹ انگلشیہ ابہی اسی انتظار مین ہے کہ شاید صلح ہوجائے۔ ٹرانسوال کو اگر صلح منظور ہوتی تو حد سے قدم ہی کیون نکالتا۔ وہ تو خود یہہ جانتا ہے کہ کسطرح گورنمنٹ انگلستان کو جوش آجائے اور یہہ میدان مین اتر پڑے تاکہ لڑائی کرکے تین خوب دل کہول کر نکلین۔ یہہ مانا جب گہی سیدہی انگلیون ہی نکل سکے تو ٹیڑہی انگلیان کرنی چاہیئین مگر وہان تو یہہ حال ہے کہ انگلیان بہی ٹوٹ ڈالتی مین اسوقت انگلیا ہے مین مرد ہوتو آؤ میدان مین اسلئے تعجب ہی ہے ہموطن ثابت کرنا کہ گورنمنٹ کو چاہئے کہ جلد سے جلد بہت جلد وہ دو ہاتہہ ...

دل بڑہے ہوئے ہین

ٹرانسوال کی ملکی مالی فوجی سب حالتون پر انجام نے ابہی طرح غور کیا۔ بہر صورت یہی ثابت ہوا کہ کیا پدی کیا پدی کا شوربا مگر عقل حیران کہ ایسی جان اور یہہ طوفان۔ کہان ہماری گورنمنٹ عالیشان کہان ٹرانسوال کی حکومت جٹیل میدان۔ ہزار کوئی ہتیلی کا سہارا لگانیکا وعدہ کرے مگر پہر بہی انسان اپنی حالت پر غور کرلیتا ہے اگر دو چار شریر بہی ہتیلی لینے کی ہمت دیکہتا ہے تو کیسے بہکا کے سکہائے ہین انکے مقابلہ کیلئے اڑ تا ہے اگر زبردست کے سامنے بے سوچے سمجہے تو کوئی بہی نہین کہڑا ہوتا کہ جسکی بچہونک ہی سے قدم اکہڑ جائین غرض ہمارہ دولت کوچہ ستش و پنج تہی کہ آخر یہہ معاملہ کیا ہے۔ آخر اسکا اصل بہید معلوم ہوا کہ ٹرانسوال جو اتنی خرفش کررہا ہے اسکی وجہ یہہ ہے کہ گورنمنٹ انگلشیہ کو وہ چہری گہوڑی کی جتنا پڑا اور ابہی بہی ۱۸۸۱ء مین ہماری گورنمنٹ اور ٹرانسوال کے درمیان دو ہاتہہ ہوچکے ہین ...

طوفان بے تمیزی

لیجے میاں ٹرانسوال کی فوج بھی جسے ہم دشمن سے کم نہیں اوس نے اعلان جنگ کی راہ بھی نہ دیکھی انگریزی فوجوں کو جمع دیکھ کر اوس کو جوش آگیا۔ اور اوس نے خود پریسیڈنٹ کروگر سے شکایت کی۔ کہ ہمکو حملہ کرنے کی اجازت کیوں نہیں ملتی۔ ہم میدان جنگ میں پاؤں پھیلا کر سونے کے لئے نہیں آئے ہیں کہ چین پا کا ہیں مرین یا اپنی ادھر یا ادھر۔ اس بار [illegible] جسکو دلائے آسے مولا۔ جلدی سے دو دو ہاتھ ہو جائیں تو دل ٹھنڈا ہو۔ ناچار گورنمنٹ ٹرانسوال کو یہ کہنا ہی پڑا کہ تم مختار ہو بس پھر سننا تھا کہ ٹڈی فوج یاجوج ماجوج کیطرح ابل پڑی اور لگی دھاوے لانے۔ ہماری گورنمنٹ ٹرانسوال گورنمنٹ کے گستاخانہ جواب کا افسوس ہی کرتی رہی اور اوس [illegible] کی طرح سے کر ڈالا۔ وہ لوٹ مچائی کہ انگریزی فوج کے ہوش باختہ کر دئیے۔ اسکو کئی مقام سے پیچھے ہٹنا پڑا۔ اور واقعی بات تو یہ ہے کہ یہ بچاری نازوں کی پالی [illegible] حادثے کب جھیلے تھے۔ ہاں ٹیم فول (ہندوستانی) ہوتے تو یہ بھی ذرا اپنی بہادری دل کھول کے دکھا دیتی اب دکھائے تو کس کو۔

الامداد ای ٹیم فولان المدد

اے یارو ہوشیار ہو جاؤ یہی وقت جان نثار کا ہے۔ ہماری بہادر اگرچہ ہمیشہ ہمکو ٹیم فول کالا کالا سمجھتے رہے [illegible] گو کسی قسم کی بات کرتی انہوں نے اپنی ہتک سمجھی مگر خیر ان کی [illegible] کے ساتھ ہے نیکی نیک اب بھی [illegible] ہیں اور انسی کام اور بچے کرو تو ان پر خاک ڈالو۔ تم تو اپنی عمدہ عادت پر [illegible] جو تم کو مالا مال کر رکھا ہے تمکو چاہئے [illegible] گورنمنٹ عالیہ پر فدا کر دو اور جو کچھ بھی ہو سکے۔ تو [illegible] ہماری گورنمنٹ کا بول بالا کر کے جو مقامات [illegible] وقت نکل [illegible]

ادہا دہند حملے

ٹرانسوال کی فوج ہماری فوجوں پر بے سمجھے حملے کر رہی ہے۔ یہ تو اسی خیال میں ہے کہ [illegible] سلطنت برٹش فوج سے کیا مقابلہ کرتا۔ اور وہ ہے کہ کچھ لحاظ ہی نہیں کرتی۔ تھوڑی ہی سی مدت میں اوسنے بے انتہا نقصان پہونچا دیا۔ ۵ لاکھ روپیہ تو نقد لوٹا۔ یار لوگوں کا خوب دست بازی ہوا پھر ایک پوری ٹرین سے لپکے۔ ۱۲ اکتوبر کو تو انہوں نے غضب ہی ڈھا دیا۔ مقام لینگس نیک پر ہماری فوج کے ڈیرے اوڑا دئیے۔ یہ تو صلح کے خیال میں رہی اور ٹڈی فوج نے چاروں طرف سے اسکو گھیر لیا۔ تم جانو جان بچانا بھی فرض ہے۔ ہمارے فوجی افسر بڑی پھرتی اور چالاکی کے ساتھ فوج کو بیک جنبش دو دو گز پیچھے زندہ سلامت نکال لائے۔ خدا جانے فوج فوج میں کہاں کا زہر گیا ہو۔ ۳۰ گز بڑھتی ہی چلی آتی ہے ہماری گورنمنٹ خدا جانے کس سوچ بچار میں ہے۔ وہ اپنی بڑائی کیطرف دیکھ رہی ہے۔ ورنہ یہ اگر اپنے زور میں بھر گئی تو ٹرانسوال کی دھجیاں اڑا دیگی۔ یہ بھی سمجھ خاموش ہے کہ ذرا کا جب صبر نکل جائے اسکی فوج بڑھ کر دکھا تک بڑھتی ہے

سب بلائیں ٹلجائیں

ہم اپنی گورنمنٹ عالیہ کو بحیثیت وفادارانہ ایک صلاح دیتے ہیں اگر وہ مان لے تو خدا چاہے آناً فاناً میں ٹرانسوال تباہ ہو جائے۔ وہ یہ ہے کہ ہزاروں بار کے تجربہ سے مسلمانوں کی دعا تیر بہدف ثابت ہوئی ہے اور مسلمانوں کی شریعت نے دعا کیلئے بعض مقامات بھی فضیلت والے قرار دئیے ہیں چنانچہ سب سے بڑھ کر مکہ شریف ہے۔ اگر گورنمنٹ انگلشیہ اپنی جاں نثار مسلمان رعایا کو اسوقت دعا مانگنے کی عام اجازت دیدے تو ہزاروں مسلمان کئی سال سے تڑپ رہے ہیں اپنے خرچ سے وہاں پہنچ جائیں اور گورنمنٹ کی فتح و نصرت کیلئے سچے دل سے دعائیں مانگیں پھر دیکھیں تو [illegible]

ارے ربے رے ستم ہو گیا

ٹرانسوال کی فوجیں خدا جانے کس بلا کی ہیں کہ سمندر کی موجوں کیطرح بڑھتی چلی آتی ہیں۔ اپنے آس پاس کی انگریزی علاقے تو اوس نے [illegible] میں چھانے ہی تھے کمبخت ناٹال پر بھی آ پہونچی اور غضب تو یہ کہ زیادہ کچھ دھیان نہ تھی صرف ۶ ہزار فوج پہلے اوسنے [illegible] کی ریلوے لائن برباد کر ڈالی اور پھر لینگس نیک پر ڈیرا لگا جما لیا۔ پھر وہاں سے سیدھی ناٹال میں پہنچ گئی۔ یہاں یورپین گورنمنٹ سر بسر تو تھے کمبخت نے آتے ہی اندھیر قیامت توڑ دی ہوگی ہر جو نازک نازک لیڈیاں اور گورے گورے منہ والے صاحب بہادر دل پر اوسوقت کیا بیتی ہوگی اگر وہ پہلے ہی سے ڈر کر بھاگ گئے تو خیر ورنہ ان ظالموں نے بُری طرح کا تماشا ہوگا [illegible] پر خاک ڈالو [illegible] ہماری گورنمنٹ [illegible] رک سکی۔ تو اس کا انجام کیا ہوگا۔ وہ کہیں لندن شریف کی سیدھ تو نہیں باندھیں گے۔ مگر نہیں ہماری گورنمنٹ کو ابھی خبر نہیں ذرا جنبش آ جائے تو پھر دیکھنا تماشا سب فوجکو بھیڑ بکری کیطرح بھگا دیگی۔

عید ہو گئی

ہماری گورنمنٹ ادہر ادہر کے جھگڑوں میں پھنسی تو سرحدی وحشیوں کے گھر عید ہو گئی اب بغلیں بجا رہے ہیں۔ بیوقوف یہ سمجھتے ہیں کہ یہ تو ہمہ تن اُدھر مصروف ہو جائیگی بس یہاں ہمارا ہی راج ہے اور کچھ خبر ہی نہیں کہ جنرل لاکہارٹ بہادر ہندوستان ہی میں اٹکے ہوئے ہیں گو کہ زمانہ کی خرابی ہوا سے ذرا ناساز ہو گئے ہیں مگر تمہارے لئے تو بہت ہیں۔ جن فوجوں نے کہ تمہاری سرکوبی کی تھی وہ ابھی سب یہیں موجود ہیں پھر تم کس لئے اینٹھتے ہو سمجھ اگر تم نے ذرا بھی چون چرا کی تو یاد رکھنا کہ گورنمنٹ ہند تمہاری [illegible]

خوب پلٹی کھائی

انگریزی اخبارات بھی عجب بگٹٹ ہین پہلے تو خود ہی اقرار کیا کہ مصر کے قریب قریب ترکی فوجین بڑی شان و شوکت اور بے پروائی کے ساتھ اینڈ رہی ہین عجب نہین کہ سلطنت عثمانیہ کا ارادہ گورنمنٹ انگلشیہ پر گرنے کا ہو اور اب لکھتے ہین کہ یہہ خبرین سب ہی جھوٹ ہین۔ اور اسی ضمن مین اونھون نے دیسی اخبارات پر بھی ہاتھ صاف کیا کہ یہہ دور دور کی بے پر کی اوڑانے کے قلابے آسمان سے ملایا کرتے ہین۔ چنڈو خانے کی گپ انکی خبرین ہین۔ ہان بھیا ہان سچ کہتے ہو۔ تم سچے تمہارا باپ سچا۔ اب تو تم یہہ جھنڈا ہمارے ہی سر دھروگے۔ شاید گورنمنٹ کی پالیسی بدلی دیکھ لی ہوگی کہ تخلیہ مصر کا جب چاہے ہندوستان مین ہوگا تو انگلش گورنمنٹ کو اونکی رعایا نقش برآب سمجھنے لگیگی یہ خیال بالکل غلط ہے کیا مصر کیا ہندوستان ہم بھیڑ نہین۔ شیر ہاتھ نہین۔ اگر وہان سے گورنمنٹ انگلشیہ کا ڈیرہ ڈنڈا اٹھ بھی گیا تو کیا ہرج ہے۔ کچھ اسکی حکومت تو یہین ٹھیکہ کا [illegible] ہے۔ [illegible] بھی ہو غنیمت ہو کر بیٹھ رہینگی وہ گوشۂ گھر مین آبیٹھے۔ ہم سب اسکے خیرخواہ ہین اور دعاگو۔

ہم تو یہی دعا کرینگے کہ ترکی تو جیسے انگریزی فوج کا سامنا ہی نہو۔ ہمکو امید ہے کہ ہماری دعا سے برٹش گورنمنٹ وہان سے اسطرح نکل آئیگی جیسے صابون سے تار!

اب نہین چھوڑینگے

ترکی سلطنت کو جوش آیا تو ایسا آیا کہ اوسنے کل ضائع شدہ مقبوضات پر تاک لگائی۔ ترکی سپہ سالار بڑے جوش کے ساتھ کہتا ہے کہ اب ہم خدا کے فضل سے دول یورپ کا کھایا پیا اوگلوا لینگے حضور سلطان المعظم نے ایک دفعہ ترکی رعایا اور اہل عرب کا جوش روکنے کیلیے یہہ فرمایا تھا کہ گھبراؤ نہین وہ وقت قریب آنیوالا ہے کہ دشمنون سے ہم اپنے حقوق کیساتھ اونکا بھی کچھ چھین لینگے۔ کہین وہ اشارہ اسیوقت کیطرف تو نہ تھا اور معلوم تو ایسا ہی ہوتا ہے کیونکہ ترکی فوجین اپنے مقام سے اوٹھتی ہین تو جیدھر جاتی ہین میدان صاف کرکے ہی اپنی جگہہ پر بیٹھینگی۔ ابھی تو اونھون نے تازہ زخم کو چھیڑا ہے کہ اسکی آلائش صاف کرکے پہلے اسکو مندمل کر لیا جائے تو پھر آگے بڑھین۔ چنانچہ کریٹ کی قلعی کو اونھون نے چھیڑا ہے کہ یہان سے دول یورپ کا قصہ پاک کرین سلطنت عثمانیہ جتنی نکالی رہی ہو کرتے ہمارے حقوق ادا نہین کیے۔ لھذا ہم کریٹ کو نیم مختار نہین مانتے۔ سنا ہے کہ زار روس بھی گورنمنٹ انگلشیہ کی بیجا طرفداری اور وہان مین ہان ملانے پر نادم ہو رہے ہین۔ دول یورپ کی فوجین وہان سے کھسکنے والی ہین انگلش فوج کینڈیا سے نکل پڑی۔ ابھی تو غالباً یہہ آس پاس ہی ڈیرہ ڈنڈا اٹھاویگی۔ پھر دیکھا جائیگا کہ کیا ہوتا ہے۔

آفتون نے گھیر لیا

ان منجمون کو خدا غارت کرے کہ انھون نے ہماری گورنمنٹ عالیہ کی نسبت بد فالین نکالین۔ یہہ کہا کہ ۱۸۹۹ء کے آخر مین اسپر طرح طرح کی مصیبتین نازل ہونے لگینگی۔ اور ۱۹۰۰ء مین لندن مین ایک ایسے شخص کا انتقال ہوجائیگا جس سے سلطنت کو بہت بڑا صدمہ بلکہ نقصان پہونچیگا۔ ان منجمون کی کالی زبان کا ایسا اثر پڑا کہ واقعی ہماری پیاری گورنمنٹ کو آفتون نے گھیر لیا۔ خدا جلد انکا صفایا کرے کہ ہمیشہ کے رنج و غم سے نجات مل جائے۔ غضب خدا کا کہ جسطرف دیکھو دشمن ہی دشمن نظر آتے ہین۔ سرحدی معاملات تو ہنوز الجھن مین پڑے ہوئے تھے کہ ٹرانسوال نے گڑبڑ مچا ڈالی۔ اور پھر سب آفتون کی نانی تو کمبخت مصر کی آفت ہے۔ اور یہی اور یہہ معاملہ ٹل جانے تو خیر ہے۔ اگر ترکی فوج الجھ پڑی تو خون خرابے کی [illegible] ہماری گورنمنٹ بھی جھکنے والی نہین اسکے پاس بیشمار فوجین ہین۔ وہ ٹیاڈی ہوگی کہ زمین و آسمان ہل جائیگا۔ مگر یار دو ترکی فوج کی شمشیر سے دل کانپتا ہے۔ خدا اوسکی آنچ سے بچاتا ہی رکھے۔

اور ہان زار روس کو تو بھول ہی گئے۔ سب سے [illegible] گو وہ بھی بذات شریف ہین اور کوئی سلطنت ہماری سلطنت کو اسقدر نقصان نہین پہنچا سکتی اگر دہقان کراڑنگہ پر چڑھ گئی تو وہ ایسا اکڑ دیگا کہ میدان صاف نظر آئیگا۔

واقعی بات تو ہم پر تعجب کی ہے کہ کالا لوگ کے سمجھے گورا لوگ تلوارون کی آگ مین مجبور ہو گئے ہین یہ لوگ پیر تڑپتے جاتے ہین جھرجھار ہے ہین چنانچہ اونکی خیالات پنچ بہادر لکھے ڈگمگاتے ہین۔ اب اینجا ترکی کی بات بتلاتے ہین رونا یہہ ہے کہ مقابلہ اسوقت اپنی ہی ہم قوم سے ہے ہزار دشمن سہی گر ہم تو پاک اور اعلی درجہ کی قوم سے [illegible] رعیت کی وہ ایسی خود [illegible]

خدا خیر کرے بعض یارون کے دماغ تو ایسے بگڑ گئے ہین کہ غدر کے پیشتر جیسے نازک مزاج بادشاہزادون مین بھی ایسی نہ تھی غضب خدا کا کہ بعض صاحب جادو غریب [illegible] چھری لگی بھی نہین چنانچہ ایبٹ آباد کی ایک افسر اعلی کی شکایتین بار ہا اخبارون مین آچکی ہین کہ وہ بیحد سخت مزاج و نیز بد فعل سمجھتا ہے گورنمنٹ کو چاہیے کہ بہت جلد توجہ فرمائے ورنہ یہہ آثار بری [illegible]

نظم آزاد کا اکبر مضمون شہرہ مشہور ہے حصہ دوم شائع ہو گئی مصنف شمس العلما مولوی محمد حسین صاحب آزاد سابق عربی پروفیسر گورنمنٹ کالج لاہور ہین۔ پرانے فیشن کے خیالات کے علاوہ نظم کا ذخیرہ بالکل نئی بحث ہے۔ اردو شاعری انگریزی لٹریچر کی سی خوبی مشرقی [illegible] صفائی اور مضمون کی ہر طرح سبحان اللہ نظم ایسی [illegible]

معرکۂ آرائی

حمایت الشعراء

کیا کہا یاد تو ہے جور و ستم کا وعدہ ❊ آپ کیون پھر گئے تو وہ وصل
کا اقرار تھا ❊ معترض صاحب فرماتے ہیں کہ مصرع ثانی کو مصرع
اولی سے کیا نسبت۔ معلوم ہوتا ہے کہ پہلا مصرع لکھکر آپ بہک گئے
ورنہ (کیا کہا) کا خیال ضرور رکھتے۔ دیکھئے کیا کہا کا استعمال
یون ہوتا ہے حضرت داغ دہلوی ؎ کیا کہا پھر تو کہو ہم نہین
سُنتے تیری ❊ نہین سُنتے تو ہم ایسون کو سُناتے بھی نہین۔
مصرع ثانی و اولی کی مناسبت آپ کیا سمجھ سکتے ہین۔ اتنی
استعداد ہی نہین۔ احسان بطریق استفہام معشوق سے کہتے
ہین کہ آپنے کیا فرمایا کہ جور و ستم کا وعدہ یاد ہے (دوسرا مصرع
طنز یہ ہے) مان آپکی بات بھول گئے۔ بھولجانیکے قابل تو صرف وصل
ہی کا اقرار تہا۔ جو ہمارے مطلب کی بات ہے۔ احسان کا شعر
تہذیب کے رنگ مین ڈوبا ہوا ہے اور حضرت داغ اپنے معشوق سے
ہم بغل ہوکر کشتی لڑ رہے ہین۔ دونون مین اچھا شعر کون ہے
اسکو ناظرین خود قیاس کرلین ؎ خون کے گھونٹ پئے
ہاتھ آئی جو شراب ❊ جیسا اس میکدۂ دہر مین میخوار تہا۔
شاعر تو اپنی گذشتہ حالت کا فوٹو کھینچ رہا ہے (جبکی ردیف
شعر پابند ہے) اور معترض صاحب دوسرے مصرع کی ٹانگ پکڑ کر عدم
آباد دوڑے چلے جاتے ہین۔ سب سے زیادہ رقت کا بندہ یہ اعتراض
ہے کہ میخوار کے پہلے "کوئی" کا لفظ ضرور ہونا چاہئے تھا۔
یعنے کوئی میخوار تھا۔ ہم نہین سمجھے کہ آجکل شاعر کس نے بنایا ہے
افسوس آپ یہ بھی نہین جانتے کہ "کوئی" کا لفظ ایسے موقع پر
محض ترقی کیلئے لایا جاتا ہے۔ اگر گنجایش ہے تو شاعر ایک
لفظ بڑھا کر ترقی بھی دیدیگا ورنہ کوئی لازمی امر نہین ؎
تیری آنکھ سے دیکھا بہت اچھا لیکن ❊ یہ نہ کہئے اثر صحبت اغیار
تھا ❊ اس شعر مین معترض صاحب (بہت اچھا) کے طریقہ
استعمال پر فرماتے ہین کہ یہ فقرہ درگذر کے موقع پر مستعمل
ہوتا ہے یعنے تمنے فلان کام کیا۔ بہت اچھا کیا۔ پھر تخفیف

نقد لیکے بھی قایل ہوتے ہین لیکن اپنی کج بحثی سے باز نہین
آتے خدا کرے آپ ضروریات شعری سے کبھی واقف ہون ورنہ
ایسے بے تکے اعتراضات پھر سُننے مین نہ آئین گے۔
"بہت اچھا کیا" اور "بہت اچھا" مین بہت بڑا فرق ہے
فقرہ اول درگذر کے معنے پر آتا ہے جیسا کہ آپ خود فرماتے
ہین اور فقرہ ثانی طنز یہ ہی مستعمل ہوتا ہے اور مجبوری کے
مقام پر بھی۔ شاعر کہتا ہے کہ آپنے مجھے قہر کی آنکھ سے دیکھا
مین مجبور ہون کہ اسکا عوض نہین لے سکتا لیکن یہ نہ کہئے کہ
اس ادا مین صحبت اغیار کا اثر شریک تھا جسطرح غیر مجھے قہر
کی نگاہ سے دیکھتے ہین وہی انداز بعینہ آپکے تیور سے بھی
ظاہر ہوئے ہین ؎
ابتو یہ دل بھی ستاتا ہی ہمین اے احسان ❊ پہلے کمبخت جسپر ناز تھا
اس شعر مین یہ "حشو بتایا جاتا ہے۔ اور معترض صاحب کی
اصلاح یون فرماتے ہین ع اب مرا دل بھی ستاتا ہے ہمین
اے احسان ❊ اصلاح کیلئے تو ہم وہ کلمے جو احسان کی شان
مین صرف ہوئے معترض صاحب ہی کو واپس دینگے۔ اسلئے کہ
(تصنیف را مصنف نیکو کند بیان) البتہ (یہ) کے حشو اور
غیر حشو کیلئے غلط فہمی دور کرنا ہمارا کام ہے۔ شعرائے متقدمین
و حال مین کوئی نامور شاعر ایسا ہوگا جسکے کلام مین یہ ترکیب
نہ پائی جاتی ہو۔ اسکا خاص سبب یہ ہے کہ (یہ) سے خاص اشارہ
مراد ہے یعنے ہمارا دل۔ دیکھئے آپکے گرو گھنٹال حضرت
داغ دہلوی کیا فرماتے ہین ؎ خاک مین اپنے ملایا مجھکو
یا میسنے لے ❊ آج مین ہون اور "یہ میرا دل تفسیدہ ہے ❊
اگر اس سے بھی اطمینان کلی نہوا ہو تو پھر اس شعر مین "یہ"
اور دل کے درمیان مین "میرا" بھی گھسا ہوا ہے تو ملاحظہ
فرمائیے خواجہ درد دہلوی فرماتے ہین ؎ اگر یون ہی
یہ دل ستاتا رہیگا ❊ تو اک دن مرا جی ہی جاتا رہیگا ✢
اسپر بھی قناعت نہو تو شیخ غلام ہمدانی مصحفی کا شعر
ملاحظہ فرمائیے ؎ یہ دل مجھسے لڑتا ہے اونکی طرف سے ❊
کہا انکا طرفدار پیدا ہوا ہے ❊ (باقی آیندہ)

بقلم ناطق سیف زبان لکھنوی۔

مرمت الشعراء

مسٹر پنچ بہادر! مدت بعد اینجانب کی مرادین بر آئین
خدا کا شکر ہے کہ حضرات لکھنو مسکو مین لڑا لڑا
کے آخر مقابلہ کے لئے کمر بستہ ہوئے۔ اب ذرا دل لگی
دیکھئے گا کہ اینجانب کیسی پتہ پتہ کی کہتے ہین ہمکو تو
امید تھی کہ حضرت نظر کو جوش آئیگا اور وہ خود میدان
مین نکلین گے۔ مگر وہ جو کہتے ہین سکہائے پوت مدار
نہین چڑہتے۔ وہ آخر تو نوبت رائی تھے۔ ڈنکے کی
چوٹ میدان مین دو دو ہاتھ کرنیکی ہمت نہ پڑی
ادہکی طرف سے ناطق صاحب نے منہہ کھولا ہے۔ خیر جی
کوئی سہی۔ ہماری تو غرض یہی ہے کہ اگر شاعر کا کلام
غلط ہے تو ہم اوس کے عیب اُسے سوجھا دین اور اگر
ہمارا اعتراض غلط ہے تو وہ ہمکو سمجھا دے۔ مگر یہ ہمارا
ہی خیال ہے۔ کاش حضرات لکھنو بھی اس منصفانہ
پالیسی کو تھوڑے روز کے لئے اختیار کرلین تو دیکھی
مزا آجائے۔ سخن سنجون کو لطف اور نوآموزون کو
فیض حاصل ہو۔ ہمنے اکثر دیکھا ہے کہ بزرگان لکھنو
جب گھتھی دیکھتے ہین تو چپنہ کر جاتے ہین۔ بقول شخصے
کھسیانی بلی کھمبا نوچے۔ جب جواب نہین بن پڑتا۔ تو
نزاع لفظی یا خانہ جنگی پر اُتر پڑتے ہین۔
خیر یہان کیا ہے۔ ہر طرح کا گولا بارود تیار ہے جیسا
بل چاہین سمجھ لین۔ خدا کرے حضرت ناطق کو تھوڑا
بہت علم بھی ہو کہ دو دو چھینٹے جم کر ہوجائین!
اون کے جوابون کا جواب ابھی ہم نہین دینگے۔
وہ دل کھولکر اپنی کہہ ڈالین کیونکہ اگر ہم ابھی سے
ادہر توجہ کرینگے تو گلدستہ کا ریویو
ادھورا رہجائیگا۔

راقم خود بدولت
بقلم
اتالیق الشعراء ف۔ خ دہلوی۔

تب تم کہیں ہی تھیں کچھ کام ہو گیا لو ہاتھ لاؤ کیوں ہمیں الہام ہو گیا

نجومی کے اُستاد۔ رمالوں کے گروگھنٹال مسٹر پنچبہادر سلام کا پشتارہ۔ رام رام کی گٹھری موجود ہے۔ آہا آپ ہیں۔ حضور بندہ ہے۔ ارے میاں کہاں تھے لعد مدت کچھ نہ پوچھئے۔ سخت مصیبت میں مبتلا تھا۔ کچھ خیر تو ہے بہئی خیر کیا خدا کا قہر ٹوٹے تو بجا ہے۔ یہ تو آپکو معلوم ہے کہ کال پڑ رہا ہے۔ اس خشک سالی میں چارے کی قلت ہے۔ آپ خوب دانا بینا آدمی ہیں۔ ادن نازک کمر ٹٹو گھوڑیوں کے واسطے کچھ فکر کرنا لازم تھا۔ سوا پنجاب پیشتر سے بندوبست کئے بیٹھے ہیں۔ اب دولت کیم اکتوبر کی رات کو ٹھیک ۲ بجے بڑی لمبی چوڑی پلنگ پہ چاروں شانے چت کئے ہوئے لیٹے تھے کہ تڑاق سے آنکھ لگ گئی۔ تڑاق سے آسمانی فرشتہ کی معرفت ما بدولت کو دہلی کی رنڈیوں کی بابت کچھ الہام ہوئے ہیں۔ ہمکو ناظرین تین دن کا فاقہ کرکے ہمارے الہام پڑہیں۔ لیجئے الہام ملاحظہ ہو۔

جونی۔ دونی کی ٹکسال دس برس بعد بند ہو جائیگی۔ ایک اٹی کا سکہ چلیگا۔ چاہنے والے اوپر والیوں کی طرح منڈلاتے پہرینگے۔ **ننھی باموولی** کو اللہ کی طرف سے نیک ہدایت ہوگی۔ حرام سے توبہ کرینگی۔ نکاح پڑہائینگی کسی رئیس کے ساتھ۔ **سکندر جان** کو بابو کا خطاب ملیگا۔ اور خانہ نشین ہو نگی۔ ادہر کا دین نہ ادہر کا لین۔ **ننھی جماری والی،** دن میں برادریکا کہانا کرینگی۔ جمڑے کی کشتی کی بدولت کام اچہا ہو جائیگا **اللہ دی رجلا گی والی** تاریخ ۱۰ نومبر ۱۹۰۰ء کو مفلس تماشبینوں کی سفلی یا سٹی میں جائینگی جو صبح کبوقت بالاخانہ پر بیٹھ بیٹھ کے مشورے کرتے ہیں **نواب جان** نازے کے پہیر میں آکر ڈاکٹری کا امتحان پاس کرینگی ڈاکٹر رحم کرے تو اچھا ہے۔ **امیر جان** دونی والی بلائے ناگہانی میں مبتلا ہونگی۔ ست پودینا وغیرہ کا برائے استعمال موجود رکھیں تو بہتر ہے۔ **علیمن والی فہیمن** دو سال کے بعد انکی تھلی گھڑدوڑ کا جگر ہنگی۔ چاہنے والے نیم پر چڑھکر تماشے بازیاں کرینگے۔ ہمشیرہ پولیس میں بھرتی ہوگی۔ **ننھی کھاری والی** خیراتی اسپتال میں جاکر **کولیون** کا مفت علاج کرینگی **اللہ دی دادری والی** چند روز میں نوکری کے واسطے در در خاک چھانتی پہرینگی تانگہ بھاڑی سے جھگڑے پر ٹرینگی **محمودہ جان** ایک ہفتہ کی اور کسر باقی ہے پہر شاہی خاندانوں میں تشریف لیجائینگی **نواب** رودن کی عیش و عشرت میں خلل ڈالینگی **حسنا جان** دو چہرے چھٹے لعل اوگلینگی تانگہ کا خوشی کے مارے پیٹ پہول کر باقی باجے والے کا ڈہول بجائیگا۔ **امراؤ جان** **خورشید جان** کیم خوبی کر انکا نادل ناز و انداز کیا تم چہیگا۔ اسکی شہرت لاڑ پہائیوں میں خوب ہوگی۔ **نوروزی۔ فیروز** انکے پوبارہ ہوں گے۔ دسمبر میں حلوائی کی دوکان کہولینگی چاہنے والے اس شعر پر عمل کرینگے سہ

لب کا قند ہے تو گال ہیں بالوشاہی ؛ یار کا منہ ہے یا خوانچہ حلوائی

اللہ دی سوفی پت والی آج سے چھ مہینے بعد شاعری کے دیوانوں میں نام روشن ہوکر زبان زد خلائق ہو جائیگا۔ انکی نزاکت پر بہت سے عاشق مزاجوں کو نقاہت نصیب ہوگی۔ گل عارض کے عشق میں سوکھ کر کانٹا ہو جائینگے۔ باقی پہر کبھی

سہ قسم

بک رہا ہوں جنوں میں کیا کیا کچھ
کچھ نہ سمجھے خدا کرے کوئی

بقلم

گ۔ ب لالہ۔ دہلوی۔
از پہاڑ گنج۔ دہلی۔

میاں بمبئی پنچبہادر ہوت

ارے بمبئی کون ہو۔ کن دنوں کی تو خبر نہیں لیکن ہوں خالص میں۔ میں تو خودی کو کہتے ہیں۔ تو پہر باہر نکلکر دیکھ لیجئے گا۔ میں تو بنفس نفیس خود ہی ہوں کوئی غیر نہیں۔ آخر آپکے دولت خانہ کہاں ہیں۔ یار جس دولت کی بدولت قارون غرق ہو گیا۔ دولت کی بدولت ہندوستان لٹ گیا۔ دولت کیواسطے محمود نے ہند پر سو دسترہ حملے کر ڈالے۔ دولت کی خاطر بادشاہان یورپ کئی ناتجربہ کاروں نے کمپنیاں کھڑی کردیں اور مال کہاکر رفو چکر کا صیغہ گردانا۔ دولت کیخاطر رشا کا ہند پر دانت ہے۔ دولت کے پیچھے ہمارے بزرگ گذر گئے۔ دولت کیواسطے ہم پانچسو میل پر آ پڑے مگر سیر بھر آٹے کے سوائے اور کچھ گھر میں جمع نہوا۔ تو پہر دولت خانے کہاں بتلاؤں۔ حضت آپکی بے تکی عبارت نے میرا ناک میں دم کر دیا میں اب معاف کرو۔ میں دولت خانہ نہیں پوچھتا۔ فقط جلدی سے اپنا اسم شریف ہی بتلا دیجئے۔ اجی جناب گھبرا کیوں گئے۔ ابہی تو پہلے ہی سوال کا جواب دیا ہے ذرا اسم شریف تو بتلانے دیجئے۔ پہر دیکھنا دم میں ناک جاتی ہے یا نہیں۔ بڑا افسوس ہے یار۔ بات بات پر اینٹھے جاتے ہو۔ حضرت ان کچھ نہیں بتلاتے۔ کیو نصاحب اُلٹا چور کوتوال کو ڈانٹے۔ افسوس مجہپر کیسا افسوس اُسپر جو بالنے ہو کر روزگار سے محروم رہے۔ افسوس اُسپر جو بمبئی پنچبہادر کو نہ دیکھے۔ افسوس اُسپر جو عالم ہو کر خیانت کرے۔ افسوس اُسپر جو نامہ نگار ہو کر مضمون نہ بھیجے۔ افسوس اُسپر جو دولتمند ہو کر سخاوت نکرے۔ افسوس اُسپر جو منصف ہو کر انصاف نکرے۔ افسوس اُسپر جو اپنے منہ میاں مٹھو بنے۔ افسوس اُسپر جو حاکم ہو کر چغلیوں کو پسند کرے۔ اور جھوٹے۔ مکار۔ دغاباز چغلخوروں کی قدر کرے۔ افسوس اُسپر جو کمپنی کا منیجر ہو کر اور دن کا روپیہ پہنسا کر اوسکا انتظام نکرے۔

اور یہ کہ سورتیں کی طرف خیال کرکے کہتا ہے سو جب ۔ اچھا
بھئی بھول گئے بخشدو ۔ یہ افسوس کا فقرہ صورت نکلیگی
فرمائیے آپ تشریف کہاں سے لاتے ہیں ۔ تشریف لایا ہوں
اپنے گھر سے ۔ شکر ہے اپنے آپ ہی زد پر آگئے ۔ ہاں بھیا
آپکے گھر کس جگہ ہیں ۔ جہاں سے میں تشریف لایا ہوں ۔
تشریف کہاں سے لائے ۔ ہوے اپنے گھر سے ۔ پہر وہی ٹامیں ٹامیں
فش ۔ بھئی تو میں تو پوچھتا ہوں کہ آپکے گھر کہاں ہیں ۔ بندہ
بھی تو میں بتلاتا ہوں کہ میرے گھر اوس جگہ ہیں جہاں سے
میں تشریف لایا ہوں ۔ اچھا حضرت معاف کیجئے تشریف
لے جائیے اور بیٹھئیے ۔ مجھے زیادہ جواب کی طاقت نہیں ۔
یاد رکھیں میں کچھ سڑی سودائی نہیں ۔ بس قسم ہے ... کیجئے
ورنہ لاش گھسیٹنی پڑیگی ۔ لاحول ولا ۔ لاش گھسیٹنے کی بھی
ایک ہی کہی ۔ مہربان بے فکر رہو جیتے لاش گھسیٹنے والوں کا حال
کرکے بعد میں جناب عدم آباد کی فکر کریں گے ۔ سو ہیں گے ۔
گھسیٹنے سے کام بھی جاتا ہے تاہیں ملے ۔ اچھا تو آپ تو
ہر بات پر بیٹھ جاتے ہیں ۔ خیر آپ ہیں کون ۔ میں اللہ میاں
کا بندہ ہوں اور ہوں کون ۔ کیا خوب ۔ اللہ میاں کا اگر کبھی
بنے ایک تم ہی تو جہان میں رہ گئے ہو ۔ اور سب تو مٹی کے ہی
تھے ہیں ۔ خدا کے بندے کا بیٹا ہیں ۔ تو پہر جو کوئی اور بھی
ہمارے طرح خدا کا بندہ ہے وہ مرد میدان بنکر سامنے آئے
دم دبا کے بیٹے بل کے اندر ہی اندر کیوں مینڈک کی طرح ٹراتا
ہے ۔ کیسے کیسے مبارک شخص سے صبح ہی صبح سابقہ پڑا
ہے کہ تری بڑی جواب ہے ہر بات پر کی اڑا رہا ہے گر مبتدا
خبر غائب غلہ ۔ اچھا بھئی خدا کے بندے ۔ اپنی تشریف آوری
کی وجہ ہی بتلا دیجئے ۔ ہاں بھئی شیطان کے بندے ہیں کہتا
تھے ایک بات ہے ۔ دیکھو زیادہ پاؤں مت پھیلاؤ ۔ جیبھ
کو سنبھالو ۔ زبان کو لگام دو ۔ تہذیب سے گفتگو کرو ۔ جو کام
ہو جلد بیان کرو ۔ ورنہ جاؤ کسی اور نعمکار کی جستجو کرو ۔ اچھا
خیر آپ بیٹھ رہیں ۔ پاؤں بھی سکیڑ رکھا ہے جیبھ بھی کتر
ڈالی تھا ۔ زبان حضور کی ایسی بے قابو ہوگئی ہے تو کام
— میں کھینچ کر باہر کا ۔ جیبھ کا کترو ۔ خلیفہ فرزند

ولش مبارک کو باہر گھسیٹ لائیں ۔ پہر وہ کی بات ہو کرنے میں
کچھ لگیگا ۔ دیکھو پہر وہی منحوس زرد ہی تلک ہے پہر لگیا ۔ بھئی
بھول گیا ۔ معاف کرو ۔ ابھی کچھ نہیں بگڑا ۔ کان پکڑنا
تھا کر دیا ۔ منہ سے نکلگیا ۔ تو تو بس قہقہہ کو ہے دیجئے
پہر استعمال کر دیجئے گا ۔ آپ اپنا مطلب بیان کیجئے ۔ مجھے
بہی کام ہے ۔ کچھ کام ہے تو ہو جائے ۔ ہماری جانے بلا
پہلے ہمارا کام سن لیجئے ۔ پہر اپنے کام کو سر مارا ۔ ہاں پہر
کہو نا کیا کام ہے ۔ بجز اس کیوں لگا رکھی ہے دیو رملی
بجز اس کے معنی و آید ۔ ہماری شان میں ربط اندازی
ابھی انہی رخساروں کے طمانچے شروع کردونگا ۔ پہر تمہاری
پاس جانیگی (خائف ہوکر) بہا بھیجان خفا ہو جئے ۔ اپنا
مطلب کہہ دیجئے ۔ بس مطلب ہے کہ آپ دہلی بسکٹ مینوفیکچرنگ
اینڈ جنرل سپلائی کمپنی کا انتظام گنیش فلور ملز کے ہاتھ
میں آگیا ہے جسکی لاگت بابو کشن چند صاحب کے ہاتھ میں
ہے اور انہی کی کارگزاری سے گنیش فلور ملز کے حصہ دار
بہت خوش ہیں کیونکہ متواتر ۸ فیصدی کا منافع ملتا ہے
پچھلے سال ۹ کا ملا ۔ اسلئے بسکٹ فیکٹری میں بسکٹ
کیکس نان پاؤ بہت عمدہ بننے لگ گئے ہیں ۔ اپنے خریداروں
سے کہئے کہ ایک پیسے کا قاعدہ بھیجکر فہرست منگوائیں ۔
اور اور نمونہ کھا کر دیکھیں ہی ڈبل روٹی کیمیا اثر بن جائیں
اگر حکم دہلی ہوئی تو فوراً مسٹر طاعون بیگ کے محکمہ
میں نالش و تعمیل دیجائیگی پہر پچھتاؤ گے ۔

الراقم

کیا کہوں کون ہوں کیا میرا نام ہے ہیچ
خیر خواہ ہند ہوں یہی کام صبح و شام ہے

نیش عقرب نہ از پئے کین است
مقتضای طبیعتش این است

السیلا ... ٹیر ... آپکے اخبار مورخہ ۵ ستمبر ۱۹۰۹ء
میں ایک مضمون منہ پھٹ یار دشمن عنوان دہلوی کا

میری نظر سے گذرا ۔ صاحب مضمون نے حضرت آغا شاعر دہلوی
کے دامن شہرت پر منہ پھاڑ کر حملہ کیا ہے ۔ صریحاً معلوم ہوتا
ہے کہ ذاتی عداوت پر سارا زہر اوگلا گیا ہے ۔ حسد کا
تو کچھ علاج ہی نہیں ۔ بقول ناسخ مرحوم سوا زہر کچھ نہیں
بہر حسد در کار حاسد کو ۔ بھلا کیسے گذرتا کیا کیا آدمی نے
شیطان کا ۔ صاحب مضمون کی ٹوٹی پہوٹی اردو جسکا ہر
فقرہ سقم کلام اور ابتاع نقیضین سے بھرا ہوا ہے صاف
بتلا رہا ہے ۔ کہ آپ میں مشکل سے اتنی ہی قابلیت نہیں
کہ ناشاعر کے سامنے زانوئے ادب تہہ کر سکیں ۔ مضمون کی
اختتام پر حضرت غالب کے قول پر بہت ملال کیا ہے ۔ آباد
ہوں اور مرا مسلک ہے صلح کل ۔ ہرگز کبھی کسی سے عداوت
نہیں مجھے ۔ بلیکن منہ پھٹ کے شکن الفاظ سے ظاہر ہوتا
کہ آغا شاعر کی ہردلعزیزی و ناموری دیکھکر اونکا کلیجہ کباب
ہوگیا ہے اور یہ کیوں نہیں حاسدوں میں قدرتاً یہ مادہ
موجود ہوتا ہے ۔ اونکے بیجا اعتراضات کے مختصر جواب دیتا ہوں ۔
اندین پروفیشنل گنج ٹیوٹر ۔ یہ کوئی تعلی نہیں بلکہ اپنے فن
یا پیشہ کا اظہار ہے جیسا منشی محمد کامل مشہور مصنف خود کو
ہندوستانی انگلش ٹیوٹر لکھتے ہیں ۔ آغا شاعر کے ناول و مضامین
جو وقتاً فوقتاً میری نظر سے گذرے اس کلام کی تصدیق کرتے
ہیں ۔ اونکو زبان اردو پر عبور کلی حاصل ہے ۔ رونق صاحب
نے اگر کوئی کتاب تصنیف کی ہو تو اپنی لیاقت کا معیار
سر میدان دکھلائیں ۔ ورنہ یہ تو مشہور بات ہے کہ اپنی گلی
میں کتا بھی شیر ہوتا ہے ۔ ڈاکٹر ڈاروِن کا نام نامعلوم
کون انگریزی خان صاحب مضمون کے ان آگیا تھا جسنے
انکو یہ نام بتلا دیا ۔ ڈاکٹر ڈاروِن نے کسی زبان کو جنگل
میں نہیں سیکھا بلکہ وہ ایک خاص تھیوری امسلہ ارتقائی
میں (دیکھو اونکی کتاب اوریجن آف اسپیشیز و مشہور سحر
پروفیسر ہکسلی یل یل ڈی) رونق صاحب کے استاد
بھی اگر یہ نام شنا ہو تو ہمارا ذمہ ۔ اردو زبان کا اگر عشر
عشیر آغا شاعر نہیں جانتے تو آپ ہی کون اسکے استاد
مسلم الثبوت ہیں ۔ آغا شاعر اپنے کو بیبیل و دبیر تو کہتے

ہیں ہیں۔ وہ انسان عیب سے خالی نہیں۔ مگر مجھی قابلیت تو اتنا
شاعر کے مقابلہ میں سنرے بھی زیادہ نہیں رکھتے اور اگر
ہو تو بے تامل ظاہر کیجئے۔ ہیں گرے ہیں میان تحجر
خورشید اگر شیدا کے گلدستہ کا نام تھا تو تحریر نگاریں
کیون لکھا گیا۔ الفاظ کسیکی ملکیت نہیں۔ اور شیدا کا
بیت یا جسٹری شدہ لفظ تھا یعنی وہ ازین ظاہر ہے کہ اگلے
استادون میں تو پورا شعر فردی سی صنعت میں تبدیل کر لیا
جاتا ہے۔ نقاشی کا شعر ہے سنئے خیرہ داشت فہر سیاہ
شرق و مغرب شید و طناب: جامیؔ نے ذرا سی تبدیل سے
کیونکر اپنا کر لیا۔ اور الزام سرقہ مشکل ہے یا نہ ہو سکا ہو
سنئے خیرہ داشت چون آفتاب: ز شرق و مغرب کشیدہ
طناب: تحریر نگاریں میں مضمون کیون نہ ہوئے۔ یہ کوئی
اعتراض صحیح نہیں۔ یا کون عیب شرعی شیدا ہی کا گلدستہ
تو سبارک ہوں جو جنم لیتے ہی طاعون کے شکنجہ میں آ گیا ہے اور
جہیں پانچ ہزاری آدمیوں کا شعر ہے مضمون لکھتے ہیں
آپکو خوب ذہن سے یاد آیا جو آپ نے مضمون میں خود غرضی
کا اعلان کیا ہے۔ یعنے شیدا کے ناول کا اشتہار بھی اسی
ضمن میں دیدیا ہے۔ اردو گھٹتا اور بھیرتے انکھو کیا بات
ہے کہ جواب نہ دارد۔ تب دکنی صاحبکو اگر کچھ بھی سعی اپنی
منظوری کا ہو تو وہ اس خاکسار کے غریب خانہ پر آئین
جہان شاعر صاحب بھی بلائے جائینگے۔ اور ایک غیر جانبدار
شخص کے سامنے دونوں صاحب طبع آزمائی کرین اور اسوقت
آپ ہی لیاقت عالم بالا معلوم ہو جائیگی

راقم

مرزا ریختہ سان دسگ شور سکنہ

بقلم

سید اخلاق حسین اخلاق دہلوی تلمیذ حضرت شوخی مرحوم

سکھائی دلبری کے ڈھنگ ہمنے
فریب دوستی ظالم ہمین سے

سب سے عمدہ تاریخ جناب منشی سجاد حسین صاحب دام ظلہ فنی ولطافۃ

اور جناب ذرہ وقت کا شانہ سے باہر نکلئے اور لگے ہاتھوں انجاب
کی دو باتیں سن لیجئے۔ اجی کیا خوب جانہ سلام خیر خیریت مگر عرض
فرما کرتے ۔ واللہ آپ بھی بڑے مہذب ہیں۔ مگر آپ میں کون
بزرگ حضرت ۔ اسنئے انگریزی زمانہ انگریزی تہذیب کہاں کا
سلام کیسی دعا۔ دعا سلام اب تہذیب کے جیسے پر فراموشی بالائے
طاق نسیان ۔ یہان تو سلام گردو ہی ہی سلام ہو۔ ہان گڈ مارننگ
گڈ نون ۔ گڈ آفٹر نون گڈ ایوننگ ۔ گڈ نائٹ وغیرہ وغیرہ کہئیے تو
ایک بات بھی تھی ۔ کیون حضرت آپکا دنیا تو سی سلام اچھا یا یہ ۔ جو
بقول مولوی نذیر احمد صاحب سلام کا سلام ہوا اور سرسری طور پر تو
بھی ہوتا جاتا ہے ۔ سلام کیا ہو وقت نام ہوا ہے ۔ ناید میں نہیں جیسا کہ
میں تو ایک مہذب شخص کو ایک گھڑی ضرور رکھنا چاہئے اور یہ عمدہ
جاری ہونا چاہئے کہ جسکے پاس گھڑی نہ ہو وہ مہذب نہیں سلام کیا کرے
کیونکہ اسوقت کی زیادہ وسعت ہوگی اسے ۔ ہاں ہم بھی عجیب
آدمی ہیں یا تو وہ باتیں کرتے تھے یا لگے دماغ چاٹنے ۔ حضرت اسکی
سنئے نہیں ذرا مکان سے باہر قدم نکالئے آپ تو دیکھنے لگے دور دور
دیکھنے لگے ۔ آہا ۔ میان ظریف ہیں آئیے آئیے یہ دن تشریف لائے
کہئیے آپ کیسے آئے اور اتنے دنون کہاں رہے ۔ حقیقت یہی
کیا بھی اکیلی ہوئی ۔ رہا ۔ کہاں آسمان کر چھوڑا ورزش ہے کیے اور برا ہا ہا
خوب یاد آیا ۔ ہان آپ تو سیر سیاحت کے لئے تشریف لیگئے تھے تا
کہیئے کہاں کہاں کی خاک چھانی کیا کیا دیکھا اگر حضرت ذرہ بھی مختصر
کیجئے گا ۔ کیونکہ آپ ٹھہرے انسان اور مجھے اتنا وقت نہیں کہ مجھ
بیٹھے آپکی لسانی سنا کرون ۔ ہاں یون کہئیے اچھا مختصر لیجئے ۔
بلکہ مختصر سے مختصر اور کر کے ۔ میں جاتا ہے ۔ رخصت ہو آؤ گھر کر
گھر تک چلتے چلتے نیا دانہ کھا نہ پانی پینے کی فرصت بیابان طے کرتے
پہاڑ دیر چڑھتے ۔ گھاٹ نہیں اترتے جیلوں جنگلات کو بستر
لگا لیتا ہی تھا کہ ایک طرف سے ناگاہ واہ واہ سبحان اللہ بس آپ ہی کا
حصہ تھا ۔ واللہ الحمد کی اعجاز کی بلند آوازوں نے وہ طوفان
بیتمیزی برپا کیا کہ رہنا مشکل ہو گیا ۔ دریافت سے معلوم ہوا
کہ مکان کے قریب مشاعرہ ہو رہا ہے ۔ میں بھی مشاعرہ میں اپنا سب
کی فکر کسکی تکلیف کہاں کی بچھونے بچھایا جب اٹھ ہی کھڑا ہوا ۔
اور کی رونق محفل اب کچھ نہ پوچھئے واللہ وہ لطف آیا ہے کہ دل میں

واقعہ میں غم و درد والم میں ۔ جیکو دیکھو کا و ربہ آیا چار پائی پر دراز ہو کر منگوا
اور مجھے بروں سے ادھر وہ نازل ہے سخن کو یا ہو تے اور میں ہی ایک جانی شور
و غلغلہ شروع کر دی ۔ کہنا کہ شاستر کی طرح چلائے اور ہر گروہ ملی
اور ہر گروہ ملی غرض ہزار خرابی نیند آگئی ۔ سر با تو ایسا تحریر کر کچھ نہ پوچھو
دستخط کر کچھ بھی سامان زندگی کا ایک مذہب کھولا تو عرضی اسی عرضی کو
مجھے کیا واسطہ تحریر و غور کے بعد یہ حاصل ہوا ہے کہ تحریر میں بھی ہی ایک
مسند نشین طرفداری تھی فیصلہ کو شک جو عرضی ہوتی ہے یہ جیسی ہی تو سہو ہو گئی
ہیں تاہم عرضی اس کے ساتھ ہے کہ درج اخبار فرما کر فیصلہ کر دیجئے لیجئے میں جیت
ہوتا ہوں کہ تحریر ملاحظہ ہو ۔ صرف دری کا کام ہیں ۔ آیندہ انشاءاللہ دری کر کے
کو شکر گذار رہونگا ۔ اچھا تخفیف تصدیع

عرضی بحضور پنجاب مدیر صاحب دام اقبالہ

فدایا یہ نزدیکی جلسہ کی جو فکر سے نئے منقول ہو کر دیکھا اعتبار کر لیا ہو اور خود خالق ملک
خالقہ کی نذر ہی ہے ۔ یہ قدر یہ اشعار کر کے میری تمام ہم مرتبہ طبع الفقر کی جو حضرت کے
اخبار طلبہ و تحریر شدہ کشش یعنی مریدی ہو گر جو قدر یہ دیگر طلبہ اتمام حسن تقسیم
ذرہ برابر بھی نہیں ۔ بزرگی نام لو ہی اسکے کر وہ تمام جنگو ہم پیشہ و ہم جلیس ہیں در حقیقت
قدر یہ طلبہ کو اتنے دیکھا جاتا ہے حضور میں فریاد کی ہر گروہ اتمام حضرت قدر یہ کا کیا
بہائی پر بیا کر مرتبے بعد حیات نکالا اور ان سے نکالا تو قدر شیرین ہم کھا کر اب بھی ادا
کر لیکن پیر ہو گئی ۔ اور اسی طرح گوشت روٹی کھلا کر اسکو مستقل تقاضہ ہے کیا کر
ہو تا کہ یہ کیا اور یہ ساری طلبہ مجبورہ وغیرہ کی بھی تحریر نظم دلالی جسیں جمعہ کا بیت
ردیف محروم ہو گی ۔ جب بیڑا ہی مشتاق ہو گیا ۔ ادھر وہ لیکچر ناچ ہی نکلی ترتیب کھلاڑی
زمینکی تعریف بار بار اور یہ ہیں تو ہو گئی اور یہ ایام امتیاز لا جنون محبوب جب
وغیرہ وغیرہ کی بات مشہور ہو گئی نہیں ہو گئی مگر جو نکتہ اس خواہش ہی ایک بات مجبور
اور مال تو ان کو بہت سخت ہی کہ جو کوئی نہیں غیرہ وہ کھانا کھا جا کر تا بنا سکے ہیں
بعض طلبہ کو ان کے سلیقہ کو آیا ۔ آلہ کی ہی جو خرابی جبکا اقرار سنے ہی نہ ہے
اپنے مضمون کیا ۔ پر آخر جب گھنٹہ ازلی ہر طرح اسکے یہاں سے ذلیل و خوار ہو کر نکالا
گیا اور اسکا کہیں ٹھکانا نہ لگا اور یہ ہو کر کہ مجھے لگا تب ۔ قدر یہ اسکی خاطر ہی بچ
کھا کر حضور جلیم پر ہیشہ لئے وہ قدر یہ بڑی کر رکھ لیا جب رو رہا ان پٹ ہیں ہو گیا ۔
تو اسکو وہ کبھی سو چی بھیجوا اپنی جاہلی جاہلانہ ہے اور کچھ خصلت کسی سے تمام گیا اور ابا آزاد
والیکچر تھا اعلان کیسا وہ جمعیں کرتی تھی اسکی جہالت کی مخفی گئی جا کا کہ کام
ہوتی ہے ۔ تو آخر سے کہا وہ قدر یہ اسکی مثنوی کی ذلیل ہی سمجھا یا تو خوار گت ہو گیا
کیسا کیسا جہالت کہا کر سکی ۔ جب نکلا کھاتا ہے ۔ آزاد نہیں ، مصروف ہیں ۔

جاسوسون کی رپورٹین

لنڈن ۱۰ اکتوبر۔ معتبر ذریعون سے معلوم ہوا ہے کہ ٹرانسوال فوج نے مقام لینگ نیک پر قبضہ کر لیا۔ یہ جنگ کی ابتدا ہے۔

لنڈن ۱۰ اکتوبر۔ آرینج فری سٹیٹ کی فوج نے ناٹال کی ایک زمین پر قبضہ کیا۔ یہ زمین آرینج فری سٹیٹ مین مقام ... سمجھی جاتی تھی۔

لنڈن ۱۰ اکتوبر۔ ... کے سفیر عظیم مقیم ... کو حکم ہوا ہے کہ وہ ان ایام جنگ مین ٹرانسوال کے حقوق کی حفاظت کرینگے اور امریکن سفیر مقیم پریٹوریا برٹش گورنمنٹ کی طرف سے برٹش رعایا کی وہان حفاظت کرین گے۔

لنڈن ۱۰ اکتوبر۔ برٹش گورنمنٹ کیطرف سے ٹرانسوال گورنمنٹ کو آخری نوٹس کا جو جواب بھیجا گیا وہ سرکاری طور پر شائع ہوا ہے۔ اس جواب مین گورنمنٹ نے پریسیڈنٹ کروگر کے گستاخانہ مطالبہ پر افسوس ظاہر کیا اور بیان کیا ہے کہ ان مطالبون پر عمل کرنا ناممکن ہے اور نہ ہم ان مطالبون کی نسبت کسی قسم کی بحث کیا چاہتے ہین۔

لنڈن ۱۳ اکتوبر۔ برٹش اور ٹرانسوال فوجون کے کسی مقابلہ کی خبر اب تک موصول نہین ہوئی ہے۔

لنڈن ۱۴ اکتوبر۔ جنوبی افریقہ سے تار آنے مین بڑی دیر ہوتی ہے اور تمام خبرین کم از کم ۲۴ گھنٹے دیر مین آتی ہین۔

لنڈن ۱۴ اکتوبر۔ پیٹرمارٹزبرگ مین معتبر خبرون سے واضح ہوا ہے کہ آرینج فری سٹیٹ کی فوج ناٹال مین داخل ہوئی اور یہ بھی کہتے ہین کہ دشمنون نے مقام نیوکیسل پر قبضہ کرنیکا مصمم ارادہ کر لیا ہے۔

لنڈن ۱۴ اکتوبر۔ مسٹر شرینر نے کیپ ٹاون کی رعایا کو حکم دیا ہے کہ انہون نے جنگ مین کچھ شورش نہ کرین اور ہمیشہ کوئین وکٹوریا کی وفادار رعایا ہو کر رہین۔

لنڈن ۱۵ اکتوبر۔ بحر پاسفک کے جزیرہ سیرم مین بہت سخت زلزلہ آیا۔ شہر آمبین بالکل ہی برباد ہو گیا۔ اور ۴۰۰۰ آدمی ہلاک ہوئے۔

کلکتہ مین میونسپل بل کے پاس ہونیکو قومی ماتم سمجھا گیا کئی اخبار ماتمی لباس مین شائع ہوئے۔

بمبئی کے علاقہ ... مین بھیل رعایا سے گرانی کی سختی ... جیون کو لوٹ مار ہنگامہ ... ہے۔ ریاست ... کی فوج نے ... کہتے ہین ناچ بہت ہے اور ... جان بوجھکر ہنگامہ کر رہے ہین۔

کلکتہ و دکھلانے کے درمیان ریلوے ٹرین پر ایک خزانہ کا صندوق گم ہوا۔ ۵ ہزار روپیہ نقد تھا۔

کپورتھلہ مین ایک شخص جعلی سٹامپ چھاپتا پکڑا گیا جو ... مشہور ہے گرفتار کیا گیا۔ ضمانت پر رہا ہین۔

ایبٹ آباد مین نہ فقط ہر ایک یورپین کو سلام کرنا فرض رکھا گیا۔ بلکہ یہ بھی کہ کوئی چھتری نہ لگائے۔

گورنمنٹ مدراس نے اُن مسافرون کو جو بمبئی سے آئین قرنطینہ کی قید سے آزاد کر دیا ہے۔

ضلع فیروزپور مین سیر دیہات سے تقریباً ایک لاکھ ... آئے ہین۔

لکھنؤ ۱۳ اکتوبر۔ گورنمنٹ نے نیشنل کانگریس کے ان ڈیلیگیٹون پر سے قرنطینہ کی قید اٹھالی جو وبازدہ مقامات سے آوینگے ایسے ڈیلیگیٹ شہر سے ایک میل فاصلہ پر مقیم ہونگے اور طبی معائنہ کے بعد بر رضامندی کانگریس مین شامل ہونیکی اجازت ملیگی۔ ٹیکا لگوائے ہوئے ڈیلیگیٹ اس سے مستثنی ہین۔

مسٹر رومیش چندر دت سی آئی ای جو فی الحال ولایت مین ہین جلسہ کانگریس لکھنؤ کے پریسیڈنٹ کئے گئے ہین۔

۲۶ ستمبر کو ظہر و عصر کے درمیان جبکہ موضع ... علاقہ تھانہ ... تحصیل ... ضلع بستی مین آسمان سے گوشت کی بوٹیان برسین اور قطرے خون کی بھی گرے تقریباً ... جو بوٹیان فروخت کرنے گیا تھا پانچ چار بوٹیان لایا ... اور خون ... پہلے کچھ سرسراہٹ کی آواز معلوم ہوئی اور پھر دو منٹ تک ... کے دوران بوٹیان گرین ... کے گوشہ سے ہزارون گدھ چیل کوے نے آکر بوٹیون کو چن لیا۔

جالندھر شہر مین ۲۴ ستمبر کو دن کے وقت زلزلہ آیا ایک منٹ تک رہا بڑی زور کا تھا کئی دیوارون مین شگاف آگیا ایک مکان متصل چوڑہ دروازہ کا بالاخانہ گر گیا۔ ایک مکان متصل چوک کے بالاخانہ کے ایک کمرہ مین خفیف سا دراڑا گیا۔ لوگ کہتے ہین کہ یہ مکان اسوقت ایسا جھک گیا تھا کہ ہنڈولے کیطرح جھولتا نظر آتا تھا۔ کوئی جان ضائع نہین ہوئی۔

مونگھیر مین ۲۵ ستمبر کی شب کو ایک دمدار ستارہ جنوب مشرقی کونہ سے نکلا مغربی و جنوبی گوشہ مین گرا جس سے اجالا سا ہو گیا۔

تہارہ ... ضلع بارہ بنکی مین ۲۶ ستمبر کی شب کو ... زائد ... ستارہ درمیان سے سرخ اور اسکے عقب مین ستارے چھوٹے سرخ جنوب مشرق سے گوشہ شمالی کیطرف حرکت کرتے ہوئے نظر آئے۔ ان کے غائب ہوتے ہی تڑاتڑ آواز ... مین آئی۔ اسکے بعد ایک دھماکا ہوا۔ ان ستارون کی اسقدر روشنی تھی کہ گویا دن ہو گیا تھا۔ اس حیرت انگیز و عبرت آمیز واقعہ کو بہت لوگون نے دیکھا۔

طاعونی شکار

تاریخ ماہ اکتوبر	نئے واقعات	اموات طاعون	اموات کل امراض
۸ ر	۳۲	۱۷	۱۳۰
۹ ر	۴۲	۵۰	۱۰۵
۱۰ ر	۷	۲۹	۱۱۴
۱۱ ر	۲۹	۱۸	۱۲۴
۱۲ ر	۱۵	۶۲	۱۱۸
۱۳ ر	۱۶	۸	۱۰۵
۱۴ ر	۲۳	۱۵	۱۳۵

مطبع حمیدی واقع بمبئی بھنڈی بازار مین حکیم محمد عبدالحمید فرخ دہلوی مالک و ایڈیٹر کے اہتمام سے چھپکر شائع ہوا